140569 ـ خاوند حسن معاشرت پر عمل نہيں كرتا اور نہ ہى اخراجات ديتا ہے اور بيوى خلع لينا چاہتى ہے

سوال

ميں ايك ايسے شخص سے شادى شدہ ہوں جو مجھ سے محبت نہيں كرتا، اور نہ ہى ميرے اخراجات برداشت كرتا ہے اور ميرے ساتھ معاملات بھى صحيح نہيں كرتا، اور سنت پر ميرا عمل كرنا بھى اسے برا لگتا ہے، اور مجھے ملازمت كرنے پر مجبور كرتا ہے، ميں اس سے خلع لينا چاہتى ہوں، ليكن ميرے والدين انكار كرتے ہيں، اس سلسلہ ميں شريعت كى رائے كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

شادى كے اہم شرعى مقاصد ميں سے ايك مقصد خاوند اور بيوى كے مابين محبت و الفت اور مودت و سكون كا حصول ہے، جب خاوند اور بيوى كے مابين معاشرت صحيح ہو، اور عقد شرعى كو ان ميں باقى ركھنا ممكن ہو، اور طبيعى طور پر اجتماع ہو تو پھر عورت كو حق حاصل نہيں كہ وہ اس مضبوط ربط كو ختم كرنے كا مطالبہ كرے، اور اسے يہ بھى حق حاصل نہيں كہ جس ميثاق اور معاہدے كو شريعت نے لازم كيا ہے اسے ختم كرے.

ثوبان رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس عورت نے بھى بغير كسى سختى كے اپنے خاوند سے طلاق كا مطالبہ كيا تو اس پر جنت كى خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (2226) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

حديث ميں " غير باس " سے مراد يہ ہے كہ بغير كسى ايسى سختى اور تنگى كے جس كى بنا پر عليحدگى كا سوال كيا جا سكتا ہو.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب خاوند اور بيوى كے حالات صحيح ہوں تو علماء كا اتفاق ہے كہ اس حالت ميں طلاق ممنوع ہے " انتہى

دیکھیں: القواعد النورانیۃ (265).

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" من غیر باس " یعنی بغیر کسی تنگی و سختی کے اس پر دلالت کرتا ہے کہ اگر بیوی کا خاوند کے ساتھ رہنے میں تنگی اور سختی ہو تو پھر عورت خلع لے سکتی ہے، یا پھر اس سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بیوی سے حسن معاشرت مشکل ہو تو ان کے درمیان علیحدگی کرا دی جائیگی " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (3 / 150).

اور سوال میں جو ذکر کیا گیا ہے کہ خاوند بیوی کا نفقہ اور اخراجات نہیں کرتا اور اس کے ساتھ معاملات بھی اچھے نہیں رکھتا... اس کے علاوہ جو بیان کیا گیا ہے، یہ سب ایسے اسباب ہیں کہ ایك سبب کی وجہ سے طلاق کے مطالبہ کو مباح کر دیتا ہے، یا پھر خلع لیا جا سکتا ہے؛ تو پھر اگر یہ سب کچھ جمع ہو جائے تو پھر کیا ہوگا ؟!

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (12465) اور (1859) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

یہ علم میں ہونا چاہیے کہ خلع کے حصول کے لیے والدین کو عورت پر ولایت حاصل نہیں؛ اور خاص کر جب وہ عورت بالغ اور عقلمند ہو، اس لیے والدین کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اسے خلع لینے پر مجبور کریں، اور اگر عورت کو خلع لینے کی ضرورت ہو تو وہ اسے خلع لینے سے منع نہیں کر سکتے، لیکن باپ کو نکاح میں اپنی بیٹی پر ولایت حاصل ہے.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ (19 / 24 - 25).

لیکن یہ ہے کہ اس اقدام سے قبل ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ کوئی ایسا واسطہ تلاش کریں جو شخص آپ کے خاوند کو نصیحت کرے، اور آپ کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے اگر صلح کی یہ کوشش اس قدر ہی ہو کہ اس سے معاشرت قائم رکھنا ممکن ہو سکے.

لیکن یہ یقین ہو کہ خاوند کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ آپ کو معصیت و نافرمانی کا حکم دے مثلا کسی ایسی جگہ ملازمت کرنا جہاں مرد و عورت کا اختلاط ہو، یا پھر وہ آپ کا نفقہ و اخراجات نہ کرے، اور حسن معاشرت سے پیش

نہ آئے.

اگر یہ چیز فائدہ نہ دے تو پھر آپ اپنے والدین کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں، چاہے اس کے لیے آپ کسی ایسے شخص کو ڈالیں جو ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کرے، کہ آپ کا اس کے ساتھ رہنے میں کس طرح زیادہ مشقت ہے، اور آپ کے دین اور آپ کے نفس کو بھی نقصان اور ضرر ہے، اہم یہ ہے کہ آپ اپنے خاوند کے ساتھ جس گھر میں رہ رہی ہیں اسے چھوڑنے سے قبل یہ سوچ لیں کہ جس گھر میں آپ نے منتقل ہونا ہے وہ کیسا ہو گا اور کیا اس اقدام کے لیے تیار ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو رشد و ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ کے خاوند کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے لیے آسانی پیدا کرے.

واللہ اعلم .